میں تینوں بھائی متفقہ طور پر دلچسپی کے ساتھ کوشاں رہیں گے۔

آخر میں ہم مرحوم کے لئے خلوص وعقیدت کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ الٰہی! ان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بدلیاں برسا۔ ان کی خطاؤں اور لغزشوں سے درگذر کر، خدایا! ان کی قبر میں وسعت وفراخی دے۔ اسے نور سے بھردے انھیں ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ مولا! انھیں جنت میں بلند ترین مقام عطا فرما، اور انھیں اپنے دیدار سے نواز۔ الٰہی! ان کے سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے ساتھ ہی دربار الٰہی میں ہماری یہ التجا بھی ہے کہ خدایا! مرحوم کے اس صدقہ جاریہ کو قائم رکھ۔ ان کے بچوں خصوصاً جناب حاجی شیخ عبدالوہاب صاحب کو ہمت دے کہ وہ اس نقش کو باقی رکھیں۔ ان کے دل میں مدرسہ اور اہل مدرسہ کے ساتھ محبت کا جذبہ پیدا کردے اور انھیں بھی باپ کی طرح دین الٰہی کی خدمت کی حلاوت سے لذت آشنا کردے۔ کہ بقول اقبال مرحوم ؎

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی ✤ نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو ✤ ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو ✤ وہ رونق انجمن کی ہے انھیں خلوت گزینوں میں
کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دل کو
کہ خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

حضرت میاں شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم

کی وفات سے اسلام کو ایک تازہ مصیبت

(از مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی)

یہ خیال ہی نہ تھا کہ یہ مجسم رحم وکرم سراپا اخلاق ہستی ہم سے یک بیک جدا ہو جائیگی کہ یکایک عزیزم مولوی نذیر احمد صاحب مدیر رسالہ محدث کا خط پہنچا کہ وہ منبع لطف وکرم ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہوگیا فوراً زبان سے نکلا کہ آہ یہ کیا ہوگیا؟ جس سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں جس سے علم کی کشت زار ہری بھری ہورہی تھی جو علماء وطلباء کے لئے دروازہ ہائے لطف عمیم کھولے ہوئے تھا جس کا خزانہ ہی نہیں بلکہ وہ خود وقف خدمات دینیہ تھا ہم سے رخصت ہوگیا۔ یہ خبر سنتے ہی رنج وغم کے دریا ٹھاٹھیں مار کے بہہ نکلے۔ دل مضطرب کو قرار کہاں۔ فوراً برائے تعزیت طیار سفر ہوگیا

سفر تعزیت دہلی پہنچا مدرسہ کو دیکھتے ہی مرحوم کی یاد اور بھی موجزن ہوئی کہ ان کو فنا فی المدرسہ کہتے تو بجا تھا۔ وہ رئیس اعظم اس مدرسہ کا خادم بنا ہوا مثل دربان مدرسہ کی ڈیوڑھی میں بیٹھا رہتا۔ طلباء کا خیال رکھتا۔ علماء کی قدر وعزت کرتا آہ سب ہیں وہی جواس جسم بے جاں کیلئے روح رواں تھا نہیں ہے۔

مرحوم کے مزار پر صبح ہوتے ہی مرحوم کے مزار پر گیا۔ قبر پر حسرت وبیکسی نہیں پائی بلکہ جیسے کوئی مسکرا رہا ہو اس طرح کی